رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۱ر تبوک ۱۳۳۵ھ ۲۱ر ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ایبٹ آباد ۱۹ر ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ:۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:۔

ربوہ ۲۰ر ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

جماعت ہائے احمدیہ سیلون کی طرف سے خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کا عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہری عقیدت اور دلی وابستگی کا اظہار

آل سیلون احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل کی متفقہ قرارداد

جناب ایم عبد القادر صاحب پریذیڈنٹ آل سیلون احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کولمبو سے مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ر اگست کو آل سیلون احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سیلون کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور اس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

"آل سیلون احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے نہایت ہی محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف منافقین کی سرگرمیوں سے کلی طور پر اپنی برأت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں عرض کرتا ہے:۔

(۱) آل سیلون احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے ممبران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی گہری عقیدت دلی وابستگی اور پوری پوری وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔

(۲) نیز جملہ ممبران نظام خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کا عہد دہراتے ہیں۔ اور حضور کو آسمانی پیشگوئیوں کے بموجب خلیفہ برحق اور مصلح موعود یقین کرتے ہیں اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی غیر محدود ترقی حضور کے وجود کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

(۳) ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز سے دراز عمر عطا فرمائے۔ جملہ مقاصد عالیہ میں حضور کو کامیاب و کامران کرے۔ وہ ہمیں بھی اس خوش بختی سے نوازے کہ ہم اسلام کی کھوئی ہوئی شان و شوکت کے دوبارہ حصول کی مبارک جدوجہد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرنے والے اور حضور کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ثابت ہوں۔"

ایم۔ ایم عبد القادر (پریذیڈنٹ آل سیلون احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن۔ کولمبو)

پاکستان نے نہر سویز استعمال کرنیوالے ملکوں کی انجمن قائم کرنیکی تجویز مسترد کردی

"پاکستان کسی ایسی تجویز کی حمائت نہیں کر سکتا جس میں طاقت استعمال کرنیکا احتمال ہو" (نون)

لنڈن ۲۰ر ستمبر۔ نہر سویز کا مسئلہ حل کرنے کے لئے تین مغربی طاقتوں نے نہر استعمال کرنے والے ملکوں کا ادارہ قائم کرنے کا جو منصوبہ پیش کیا تھا پاکستان نے وہ مسترد کر دیا ہے۔ اور اپنی طرف سے تصفیہ کے لئے نئی شرائط پیش کی ہیں۔ اس امر کا اعلان وزیر خارجہ جناب ملک فیروز خان نون نے کل لنڈن کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں کیا۔ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا پاکستان اس منصوبہ کو منظور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس منصوبے کو منظور کرنا مصر پر ایک طے شدہ فیصلے کو ٹھونسنے کے مترادف ہوگا جس کے ہم خلاف ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی طرف سے ایک تین نکاتی منصوبہ پیش کیا (۱) نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں کا ادارہ قائم کرنے کی تجویز ختم کر دی جائے (۲) سب ملک ملکر مصر کو بات چیت کی دعوت دیں (۳) بات چیت کا دائرہ وسیع کر دیا جائے۔

تقریر کے دوران میں ملک فیروز خان نون نے کہا کراچی سے روانہ ہونے سے پہلے مجھے مغربی طاقتوں کے منصوبے کے متعلق بہت کم معلومات تھیں۔ اس منصوبے کے پیش لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہر سویز استعمال کرنے والے نہر کو قومی ملکیت میں لینے کے مصری اقدام کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ ۱۸۸۸ء کے معاہدے کے تحت نہر میں جہازوں کی آمد و رفت جاری رکھنے کی ذمہ داری صرف اور صرف مصر پر عائد ہوتی ہے۔ میرا ملک اس نظریہ پر سختی سے قائم ہے کہ یہ مسئلہ پر امن طریقے سے طے کیا جائے وہ کسی حالت میں بھی ایسی تجویز کی حمائت نہیں کر سکتا جس میں طاقت استعمال کرنے کا احتمال ہو۔ پاکستان سمجھتا ہے کہ انجمن قائم کرنے کی تجویز میں طاقت کے استعمال کا احتمال موجود ہے۔ اس لئے میں اپنے ملک کی طرف سے افسوس کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تجویز اس کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے کل کے دو اجلاسوں میں ایران سپین ڈنمارک اور سویڈن نے تجویز پیش کی۔ کہ اس مسئلہ کو بلا تاخیر اقوام متحدہ میں پیش کر دیا جائے۔ حبشہ جاپان ترکی اور پرتگال نے ابھی تک اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا ہے کانفرنس کا اجلاس آج پھر ہوگا۔

ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس

دو ہفتہ جاری رہے گا

ڈھاکہ ۲۰ر ستمبر۔ آئندہ ماہ کی ۸ تاریخ سے قومی اسمبلی کا جو اجلاس ڈھاکہ میں ہو رہا ہے وہ دو ہفتہ جاری رہے گا۔ دوسرے امور کے علاوہ اس اجلاس میں ووٹ دینے کے طریق کار کا بھی فیصلہ کیا جائیگا ممبران اسمبلی کی رہائش اور دوسری سہولتوں کے لئے صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کو مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے ان انتظامات کے لئے صوبائی حکومت نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپے منظور کئے ہیں۔

مغربی پاکستان اسمبلی کے ضمنی انتخابات

لاہور ۲۰ر ستمبر۔ مغربی پاکستان اسمبلی کی چار خالی نشستوں کے لئے ضمنی انتخابات آج ہو رہے ہیں۔ ان میں سے دو نشستوں کے لئے انتخاب پشاور میں ہوگا۔ ایک کے لئے بالائی سندھ کے حلقہ میں جیکب آباد کے مقام پر اور ایک نشست کا انتخاب ٹھٹھہ کے مقام پر ہوگا۔ پشاور کی دو نشستوں کے لئے پانچ امیدوار ہیں اور باقی دو نشستوں کے لئے دو دو امیدوار انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں:۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ ستمبر ۵۶ء

اختلاف عقائد کی برداشت

قسط نمبر ۲

سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر

کل ہم نے الفضل میں الیشیا کا ایک اداراتی نوٹ اداریہ میں نقل کیا تھا۔ جس میں ایک مولانا سردار محمدؒ صاحب کو سعودی حکومت نے "اظہار خیال" پر کہ وہابی کافر ہیں وغیرہ گرفتار کرلیا ہے۔ ہم نے کہا تھا یہ طریق جو سعودی حکومت نے اختیار کیا ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ اور اس سے فساد فی الارض کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ ذیل کی خبر سے جو روزنامہ آفاق لاہور کی اشاعت ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اسکی تائید ہوتی ہے:۔

"بتایا جاتا ہے کہ شرقپور قصبہ کے اہلحدیث اور سنی فرقوں میں کچھ عرصہ سے چند بنیادی عقائد کے بارے میں مناظروں کا سلسلہ چل نکلا تھا۔ اور فریقین اپنی مجالس کے دوران میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا کرتے تھے۔ اور پولیس نے ان کے خلاف ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷/۱۴۸ درج کرلیا تھا۔ مزید بتایا جاتا ہے۔ کہ حال ہی میں شرقپور کے چند اشخاص فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد لوٹے۔ جو اپنے ساتھ مکہ معظمہ کا ایک ہفت روزہ اخبار "المنیر" جس میں سعودی عرب حکومت کی جانب سے ایک سنی امام مولانا سردار محمدؒ لائلپوری کی نظر بندی کی اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کیونکہ انہوں نے مکہ معظمہ میں سنی فرقہ کے زائرین کے لئے الگ نماز کا اہتمام کرانے کی کوشش کی تھی۔ اس خبر کو اہلحدیث کے فرقہ کے معتقدین نے خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ جس نے دوسرے فرقہ کے لوگوں میں سخت اشتعال پیدا کردیا۔ اس سے خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ کہیں یہ معاملہ خونریزی کی صورت اختیار نہ کرجائے۔ چنانچہ مجبوراً پولیس نے امن عامہ کے تحفظ کے لئے فریقین کے چھبیس افراد کو حراست میں لے لیا جنہیں بعد میں ایک مقامی مجسٹریٹ شیخ علی ذوالقرنین کی عدالت سے ضمانت پر رہا کردیا گیا۔"

(روزنامہ آفاق لاہور مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء)

سعودی عرب میں چونکہ ایک فرقہ کی حکومت ہے۔ جو اپنے عقیدہ کو ہی صحیح اسلام خیال کرتا ہے۔ اور دوسرے تمام فرقوں کو جہنمی خیال کرتا ہے۔ اس لئے مولانا سردار محمدؒ صاحب کا واقعہ پیش آیا۔ جو بریلوی سکول سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ اگر سعودی عرب میں بریلوی خیالات کے لوگوں کی حکومت ہوتی۔ تو یقیناً دوسرے فرقوں کے متعلق وہ حکومت بھی اسی قسم کا اقدام کرتی۔ اور ان کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ نہ دیتی اسلامی فرقوں میں بین الفرق یہ ایسی بُرائی ہے۔ کہ اگر ہمارے سنجیدہ اور سمجھدار لوگوں نے اس کا تدارک نہ کیا۔ تو جس طرح یہ لوگ پیچھے مسلمان حکومتوں کی تباہی کا باعث بنتے رہے ہیں۔ اسی طرح آئندہ بھی بنتے رہیں گے۔

اس کا علاج ہرگز وہ نہیں ہے۔ جو سعودی حکومت نے سوچا ہے۔ کہ "وہابیوں" کو اپنے عقیدہ کے مطابق کافر کہنے والوں کو گرفتار کرکے نظر بند کردیا جائے۔ بلکہ اس کا صحیح علاج یہ ہے۔ کہ حکومت کسی فرقہ کے ساتھ تعلق نہ رکھے۔ اور اس کی نظر میں تمام اسلامی سکول یکساں حیثیت رکھتے ہوں۔ اور جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ اس کو مسلمان تسلیم کرے۔ خواہ وزیر اعظم۔ صدر یا بادشاہ کے مذہبی عقائد کے خلاف ہی اس کے عقائد کیوں نہ ہوں۔ جہاں بھی حکومت عوام کے مذہبی عقائد کو یکساں کرنے کی کوشش کرے گی۔ وہاں یقیناً فساد فی الارض کی بنیاد رکھی جائے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عقیدہ انسان کے دل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور حکومت کے اختیارات صرف جسم تک ہوتے ہیں۔ عقیدہ پر صرف اللہ تعالےٰ کا ہی اختیار ہوتا ہے۔ اس میں کوئی حکومت دخل اندازی نہیں کرسکتی۔ اگر کرے گی۔ تو نتائج خطرناک ہوں گے۔ اس لحاظ سے پاکستان میں جو آزادی ضمیر کی دفعات رکھی گئی ہیں۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ کسی فرقہ پر کوئی مذہبی تادیل ایسی نہیں ٹھونسی جائیگی۔ جو اس کے عقائد کے خلاف ہو۔ نہایت ہی دانشمندانہ دفعات ہیں۔ اور پاکستان حکومت کا فرض ہے۔ کہ ان دفعات کی کسی صورت میں خلاف ورزی نہ کرنے دے۔ ورنہ یہ سرزمین مختلف الخیال مکاتیب کی جنگ وجدل کا اکھاڑا بن جائے گی۔ بریلوی اور دیوبندی سنی اور شیعہ ہمیشہ گتھم گتھا ہوتے رہیں گے اور ہر فرقہ برسراقتدار آنے کے لئے مضطرب رہے گا۔ جس سے ملک میں کبھی حقیقی امن قائم نہیں ہو سکے گا۔

مسئلہ کشمیر کون پیش کرے

اسلامی جماعت کے بزرجمہر ملک نصراللہ خاں عزیز نے اپنے ہفت روزہ "ایشیا" کی اشاعت ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء میں ایک اداراتی نوٹ "وفد کے لئے لیڈر نہیں ملتا" کے زیر عنوان لکھا ہے۔ اس نوٹ میں ملک صاحب نے اس خبر پر اظہار رائے کیا ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ سیکیورٹی کونسل میں پیش کئے جانے والا ہے۔ لیکن نومبر آئندہ تک اس مسئلہ پر بحث کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ پاکستان کی طرف سے کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے وفد کا لیڈر نہیں ملتا۔

بقول ملک صاحب خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں سے توقع تھی۔ انہوں نے کسی نہ کسی عذر پر انکار کردیا ہے۔ ہمیں ان عذرات کی حقیقی وجہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں یہاں صرف ملک صاحب کی فطرت عالیہ کی ایک مثال پیش کرنا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر یہ اطلاع صحیح ہے۔ تو کیا یہ پاکستان کی فطری صلاحیتوں کا کوئی حوصلہ افزا نقشہ ہے۔ یہ کیا قیامت ہے۔ کہ شروع میں جب یہ مسئلہ سیکیورٹی کونسل میں گیا۔ تو سر ظفر اللہ خاں نے طول طویل تقریروں سے اس کا ستیاناس کردیا۔ اور جچی تلی مختصر تقریر کرنے کی بجائے فضول باتوں سے عالمی سیاستدانوں کو "بور" کرکے رکھ دیا۔ اب دوسری مرتبہ یہ مسئلہ پھر اقوام متحدہ میں جا رہا ہے۔ تو موزون آدمی نہیں ملتا۔" (ہفت روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمات کے متعلق ایسی عدیم المثال رائے آپ کا ہی حصہ ہے۔ آپ کیا ہیں عالمی سیاستدانوں کی "بوریت" کا مقیاس ہیں۔ جس چیز کا تمام دنیا کو بلکہ خود عالمی سیاستدانوں کو بھی علم نہیں ہوسکا۔ اس کا کیا صحیح صحیح علم ایچ کے ارلوبیں حصہ تک دے دیا ہے۔ پھر یہ عالمی سیاستدانوں کی بوریت ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ چوٹی کے عالمی سیاستدانوں نے آپ کو عالمی عدالت کا جج مقرر کردیا۔

کتنا بدنصیب ہے پاکستان جس میں ایسے دقیانوسی انسان صحافی کہلاتے ہیں۔ برا ہو اس تعصب و جنون کا کہ اسکی وجہ سے اسلام کو ہمیشہ اپنے بہترین لوگوں کی خدمات سے محروم ہونا پڑا ہے۔ یا تو وہ ان لوگوں کے ڈر سے دنیا سے کنارہ کش ہو گئے۔ اور یا انہیں تہ تیغ کردیا گیا۔

ان سیاسی اہل علم حضرات نے جو نقصان قرون ماضیہ میں اسلامی دنیا کو پہنچایا ہے۔ اس کی تلافی قیامت تک ناممکن ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ "نہ کریں گے۔ نہ کرنے دیں گے" کے مصداق بنے رہے ہیں۔ پاکستان کے راستہ میں انگریز اور ہندو کے ساتھ سب سے بڑی رکاوٹ تھے۔ اور جب پاکستان ان کے علی الرغم بن گیا۔ تو اسکی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ مولانا مودودی اور ہمنوا بنے رہے ہیں۔

کتنی جسارت ہے کہ چودھری ظفر اللہ خاں جس کی خطابت نے مسئلہ کشمیر کے متعلق بھارت کو تمام دنیا کے سامنے ننگا کرکے رکھ دیا ہے۔ اور اسے سیکیورٹی کونسل سے ہی بھاگنے پر مجبور کردیا ہے۔ حالانکہ وہی مدعی بن کر سیکیورٹی کونسل میں گیا تھا۔ اسلامی جماعت کے یہ بزرجمہر اس پر "بوریت" کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ تمام اسلامی اور غیر اسلامی دنیا کے بہترین سیاستدان آپ کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔ اسلامی ممالک آپ کی قابلیت کے اتنے گرویدہ ہیں کہ جب کبھی انہیں اپنا مسئلہ بھی سیکیورٹی کونسل میں پیش کرنا ہوتا۔ تو آپ کو ہی پیش کرنے کے لئے آگے کرتے۔ چنانچہ عربوں کی درخواست پر فلسطین کے متعلق بغیر تیاری کے آپ نے وہ معرکۃ الآراء تقریر کی۔ کہ آج تک اسکی گونج سنائی دے رہی ہے۔ اور آج تک مسئلہ فلسطین کو اس سے بہتر تو کیا اس کے برابر بھی پیش نہیں کیا جاسکا۔ اسلامی ممالک میں آپ کی اتنی قدر ہے۔ کہ جب ملک صاحب کی قسم کے مفتی مصر نے آپ کے خلاف فتویٰ دیا۔ تو تمام اسلامی دنیا نے پرزور احتجاج کیا۔ اور یہاں تک کہا کہ اگر ظفر اللہ خاں مسلمان نہیں تو دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔ پھر بعض اسلامی ممالک میں تو بچوں کے نام بھی آپ کے نام پر رکھے جانے لگے ہیں۔ ہمارے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر ملک صاحب جیسا ٹائپ پاکستان میں موجود رہا۔ تو یہاں حقیقی قابلیت یقیناً ہمیشہ مرغ بسمل ہی کی طرح تڑپتی رہے گی۔ اور پاکستان اس سے ہمیشہ محروم ہی رہیگا دعا ہے اللہ تعالیٰ پاکستان کو اس آفت سے جلد از جلد نجات دے آمین۔

سان فرانسسکو کے پیغامی مشن کا ایک "تبلیغی" کارنامہ

رقص و شراب کی محفل میں "مبلغ انچارج" کی شرکت موسیقی کی رقص انگیز دھنوں میں نکاح کا اعلان

"رنگ رلیوں اور عریانی کی یہ مجلس امریکنوں کے لئے روایتی الف لیلیٰ کا منظر پیش کر رہی تھی"

قاہرہ کے اخبار "المصری" میں ریاض غالی سے شہزادی فتحیہ کی تقریب شادی کا تفصیلی ذکر

خلافت حقہ کا انکار کرکے اہلِ پیغام تبلیغ و اشاعت اسلام کی سعادت سے کس طرح محروم و بے نصیب ہو چکے ہیں۔ یہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ یہ حقیقت اس امر سے ہی عیاں ہے کہ وہ ووکنگ مشن کو جس کا ان کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اپنی جماعت کے کارنامے کے طور پر پیش کرکے دنیا کو دھوکہ اور اپنے دل کو تسلی دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ مشن کس حد تک اسلامی معاشرت اور روایات کا آئینہ دار ہے۔ وہ پاکستان ٹائمز کے اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ جو ہم ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کے الفضل میں پیش کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کے ایک نام نہاد امریکی مشن کے "تبلیغی" کارناموں کے ضمن میں قاہرہ کے مشہور اخبار "المصری" کا ایک اقتباس کا ترجمہ درج کرتے ہیں اس سے واضح ہو جائے گا۔ کہ اہلِ پیغام بیرونی ممالک میں کس قسم کے اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ "المصری" نے اپنی ۸ نومبر ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں سابق شاہ فاروق کی بہن شہزادی فتحیہ کی تقریب شادی کا تفصیلی حال شائع کیا تھا۔ جو ۲۶ مئی ۱۹۵۱ء کو ریاض غالی نامی عیسائی کے ساتھ سان فرانسسکو میں ہوئی تھی۔ رقص و شراب کی اس محفل میں جو المصری کے بیان کے مطابق "ہزار داستان الف لیلیٰ" کا منظر پیش کر رہی تھی۔ پیغامی مبلغ بشیر احمد صاحب منٹو نے شرکت کی۔ اور انہی رنگ رلیوں کے دوران ریاض غالی کے مسلمان ہونے اور پھر ان دونوں کے نکاح کا اعلان کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ شہزادی فتحیہ اور ریاض غالی سول میرج کے ذریعہ رشتۂ ازدواج پہلے ہی قائم کر چکے تھے المصری نے اس مجلس کے **رقص و شراب اور عریانی** کا معہ متعدد تصاویر کے جو نقشہ پیش کیا ہے (اور ساتھ ہی بشیر احمد صاحب منٹو کی تصویر بھی شائع کی ہے) اس کو دیکھ کر اسلام سے محبت رکھنے والے ہر شخص کی آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔ لیکن اہلِ پیغام کے نزدیک یہ ان کا ایک "عظیم الشان تبلیغی کارنامہ" ہے۔ العجب ثم العجب!

سابق شاہ فاروق کی ہمشیرہ شہزادی فتحیہ کی شادی کی تقریب سان فرانسسکو میں ایک ایسا واقعہ تھا جس کی وجہ سے تمام شہر جھوم اٹھا۔ اہل شہر ۲۶ مئی ۱۹۵۱ء کی رات کو بالکل سو نہ سکے۔ کیونکہ وہ مشرق کی روایتی الف لیلیٰ کا نظارہ اپنے سامنے دیکھ کر محو حیرت تھے۔ یہ ایک شادی کا عجیب و غریب ڈراما تھا جس میں شان و شوکت و فضول خرچی کا اظہار اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اہلِ سان فرانسسکو نے ایسے قیمتی جواہرات اور ہیرے (عورتوں کے) سینوں پر چمکتے ہوئے کبھی نہ دیکھے تھے۔"

"اور غالباً خیال یہی ہے کہ پریس کے نمائندوں کا جتنا اجتماع فتحیہ کی شادی کی تقریب پر سان فرانسسکو میں ہوا تھا۔ اتنا وہاں پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ امریکنوں نے پہلے کبھی بھی کسی ملکہ کو شمپین شراب کے نشے میں چور ہو کر اس طرح رومبا ناچ ناچتے ہوئے نہ دیکھا تھا جیسے ملکہ نازلی (شاہ فاروق کی والدہ) کو انہوں نے رقص و شراب میں غرق پایا۔

فتحیہ اور ریاض غالی کی سول میرج civil marriage ملکہ نازلی کی زیر نگرانی پہلے ہو چکی تھی۔ لیکن بعد میں جب ریاض غالی نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اسلامی طریق پر شادی کی تقریب منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ شادی سے قبل ملکہ نازلی نے پریس کانفرنس کے ذریعے شادی کی تاریخ وغیرہ کا اعلان کیا۔ سان فرانسسکو کے مشہور ہوٹل پیرامونٹ میں ریاض غالی نے تقریباً ۸۰ آدمیوں کو مدعو کیا۔ جو امریکہ کے دولت مند طبقہ کے چنندہ لوگ تھے۔ ان میں سے بعض نے کسی مصری کو پہلے نہ دیکھا تھا بلکہ صرف ملکہ نازلی کے دوستوں کے ساتھ تعلق کی وجہ سے بلائے گئے تھے۔ تقریب کے لئے ہوٹل کا دعوت والا کمرہ خاص طور پر مانگ لیا اور گارڈینیا پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ سب کو شمپین شراب پیش کی جا رہی تھی۔ ملکہ نازلی تقریباً ایک گھنٹہ بعد شہزادی فتحیہ کے ساتھ (درمیانی تصویر میں) آئی۔ اسکے ساتھ بہت سی خوبصورت خادمائیں بھی تھیں۔ پریس فوٹوگرافروں نے کیمروں کی بے پناہ چمک کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ ملکہ نازلی ایک لاکھ ڈالر کا قیمتی ہار پہنے ہوئی تھی۔ . . . . . .

پھر ریاض غالی نے اعلان کیا کہ سب مہمان بیٹھ جائیں۔ اس کے بعد امام بشیر احمد منٹو نے (تصویر دائیں طرف) دولہا اور دلہن کے پاس آکر اعلان کیا۔ کہ اب ریاض غالی اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ تمام دروازے اس وقت بند تھے۔ اور مجلس پر بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اور لوگ حیرانی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ ریاض غالی نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا بعد میں امام منٹو نے آدھ گھنٹے تک خطبہ دیا۔ اسلام کے متعلق بعض باتیں بیان کرتے ہوئے کہا کہ محبت ایک فطری جذبہ ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کے دل میں رکھ دیا ہے۔ یہ جذبہ کسی کے دبائے نہیں دبتا اور نہ کسی کے بجھائے بجھ سکتا ہے (یاد رکھنا چاہیئے کہ ریاض غالی اور فتحیہ کی داستانِ محبت بہت مشہور و معروف ہے اور تقریباً تمام دنیا کے پریس کی زینت بن چکی ہے۔) بعد میں ایجاب و قبول ہوا۔ اور پھر ریاض غالی نے اٹھ کر نیم عریاں فتحیہ سے معانقہ کیا۔ (تصویر بائیں طرف) مہمان دولہا دلہن کی مبارکباد دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور موسیقی نے رقص انگیز دھنیں شروع کر دیں۔ جن کا مفہوم یہ تھا میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں۔ رقص انگیز دھنیں آہستہ آہستہ زیادہ بلند ہوتی گئیں۔ خادم اور خادمائیں مہمانوں کو شمپین شراب اور اعلیٰ درجہ کا کھانا پیش کر رہی تھیں۔ ریاض غالی اور فتحیہ آپس میں نوک جھونک کر رہے تھے ملکہ نازلی بھی ان کے ساتھ شامل تھی۔ اور یہ سب کچھ اس بڑے مجمع کے سامنے ہو رہا تھا۔ فتحیہ خوشی سے پھولے نہ سماتی تھی۔ اس عرصہ میں رقص جاری رہا۔ اور آخر الف لیلیٰ کی یہ عجیب و غریب رات اپنی رعنائیوں کے ساتھ ختم ہو گئی۔"

(المصری قاہرہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۵۳ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا ملک محمد افضل بعمر ۲۲ سال اسسٹنٹ سیکنڈ ماسٹر پو ... کلاتھ ... عرصہ چھ ماہ سے پھیپھڑے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے کوہ مری میں زیر علاج ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار برکت علی سکرٹری مال شہر لائل پور (۲) میرے بہنوئی فتح محمد خان صاحب ٹنڈو الہ یار سندھ کچھ عرصہ سے بیمار

غیر مبایعین اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

قسط دوم

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں اخبار الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر ۵۶ء)

(۲) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم کو لکھا کہ

۱ $\frac{10}{9}$ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخی المکرم جناب شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جناب کا نوازش نامہ پہنچا۔ حال معلوم ہوا .... "قادیان کی نسبت دل کو بٹھا دینے والے واقعات جناب کو شیخ صاحب نے لکھے ہوں گے۔ وہ باغ جو حضرت صاحب نے اپنے خون کا پانی دے دے کر کھڑا کیا تھا۔ ابھی سنبھلنے ہی نہ پایا تھا۔ کہ بادِ خزاں اس کو گرایا چاہتی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت میں ضد اس حد تک بڑھ گئی ہے۔ کہ دوسرے کی سن ہی نہیں سکتے۔ وصیت کو پس پشت ڈال کر خدا کے فرستادہ کے کلام کی بے پرواہی کرتے ہوئے شخصی وجاہت اور حکومت ہی پیش نظر ہے۔ سلسلہ تباہ ہو تو ہو۔ مگر اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات نہ ٹلے پر نہ ٹلے۔ وہ سلسلہ جو کہ حضرت اقدس کے ذریعہ بنایا تھا۔ اور جو کہ بڑھے گا اور ضرور بڑھے گا۔ وہ چند ایک اشخاص کی ذاتی رائے کی وجہ سے اب ایسا گرنے کو ہے۔ کہ پھر ایک وقت کے بعد ہی سنبھلے تو سنبھلے۔ سب اہل الرائے اصحاب اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے مرتے ہی سب نے آپ کے احسانات کو بھلا۔ آپ کے رتبہ کو بھلا۔ آپ کی وصیت کو بھلا دیا۔ اور پیر پرستی جس کی بنیاد اکھاڑنے کے لئے یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا تھا۔ قائم ہو رہی ہے۔ اور عین یہ شعر مصداق اس کے حال کا ہے۔ ؎

بے کسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

کوئی بھی نہیں پوچھتا کہ بھائی یہ وصیت بھی کوئی چیز ہے یا نہیں۔ یہ تو اللہ کی وحی کے ماتحت لکھی گئی تھی۔ کیا یہ پھینک دینے کے لئے تھی۔ اگر پوچھا جاتا ہے۔ تو ارتداد کی دھمکی ملتی ہے۔ اللہ رحم کرے۔ دل سخت بیکلی کی حالت میں ہے۔ حالات آمدہ از قادیان سے معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب فرماتا ہے۔ کہ بمب کا گولہ دس دن تک چھوٹنے کو ہے۔ جو کہ سلسلہ کو تباہ و چکنا چور کر دے گا۔ اللہ رحم کرے۔ تکبر اور نخوت کی کوئی حد ہوتی ہے۔ نیک ظنی نیک ظنی کی تعلیم دیتے دیتے بد ظنی کی کوئی انتہا نظر نہیں آتی۔ ایک شیعہ کی وجہ سے سلسلہ کی تباہی اللہ رحم کرے۔ یا الٰہی ہم گنہگار ہیں۔ تو اپنے فضل و کرم سے ہی ہمیں بچا سکتا ہے۔ اپنی خاص رحمت میں لے لے۔ اور ہم کو ان ابتلاؤں سے بچا لے۔ آمین اور کیا لکھوں۔ بس حد ہو رہی ہے۔ وقت کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص تائید الٰہی ہو۔ تاکہ یہ اس کا سلسلہ اس صدمہ سے بچ جائے۔ آمین۔ سب برادران کی خدمت میں السلام علیکم۔ اور دعا کی درخواست۔ خاکسار سید محمد حسین"

(آئینہ صداقت صفحہ ۱۶۴ تا ۱۶۶)

اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ ان لوگوں نے جب دیکھا۔ کہ اب سوائے معافی مانگ لینے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ تو عید کے روز معافی مانگ لی۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے عید کے خطبہ میں جو معافی کا اعلان فرمایا۔ اس کا ایک ایک لفظ اس قابل ہے۔ کہ احباب جماعت اسے بار بار پڑھیں۔ اور خلافت کی برکات اور نفاق کے نقصانات کا اندازہ لگائیں۔ اس اعلان کو انشاء اللہ عنقریب کسی اور اشاعت میں دیا جائے گا۔

اہل پیغام کے دو گمنام ٹریکٹ

فی الحال ہم اہل پیغام کے ان دو گمنام ٹریکٹوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جنہیں کسی گمنام پیغامی نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی زندگی ہی میں حضور کی ذات پر نہایت ہی ذلیل اور گندے حملے کرنے کے لئے جماعت میں شائع کیا۔ اس بزدل کی جرأت دیکھئے۔ کہ پہلے تو کسی پریس سے چھپوانے کے لئے اپنا نام اور پتہ ان ٹریکٹوں کے نیچے درج کیا۔ لیکن تقسیم کے وقت اسے قینچی سے کاٹ دیا۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور جماعت کو پتہ نہ لگ سکے۔ کہ کس بے حیا نے انہیں لکھا ہے۔ لیکن اخبار "پیغام صلح" کی حضرت مولانا نور الدین صاحب رضؓ سے محبت دیکھئے۔ کہ ان ٹریکٹوں کے ساتھ اتفاق ظاہر کر کے اور اپنی طرف سے ان کی تصدیق کا بذریعہ کھلی چٹھی اعلان کر کے جماعت کو ان کے جواب کے لئے چیلنج دیا۔ دیکھئے پیغام صلح جلد ۱ عـــ۵ـــ پرچہ $\frac{11}{13}$ ۱۶۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے اپنی طرف سے انجمن انصار اللہ کو اس کا جواب لکھ کر شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جب انجمن نے اس کا جواب بنام "خلافت احمدیہ" و "اظہار حقیقت" لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور نے اسے شروع سے آخر تک دیکھا۔ اور اپنے دستِ مبارک سے اس مسودہ میں حسب ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کا پیغام صلح کو پیغام جنگ قرار دینا

"ہزار ملامت ہو پیغام پر جس نے اپنی چٹھی کو شائع کر کے ہمیں پیغامِ جنگ دیا۔ اور نفاق کا بھانڈہ پھوڑ دیا۔ الفتنۃ نائمۃ لعن اللہ من ایقظھا۔" (سوئے ہوئے فتنہ کو جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہو)

پیغام صلح کے ایڈیٹر کا فرض

اب پیغام صلح کے ایڈیٹر کو چاہیئے۔ کہ اگر اس میں ذرہ بھی حضرت مولانا نور الدین صاحب رضؓ کے ساتھ حسنِ عقیدت ہے۔ اور موجودہ دور میں حضور سے اظہار عقیدت کا مقصد محض برائے "عداوت محمود" ہی نہیں۔ تو اس وقت کے ان سرکردہ پیغامیوں پر برملا لعنت کریں۔ اور ان سے اپنی بیزاری کا کھلم کھلا اعلان کریں۔ خصوصاً ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب سے۔ اگر ایڈیٹر صاحب نے ایسا اعلان کر دیا۔ تو پھر تو بے شک انہیں حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ حضرت مولانا ممدوح رضؓ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کریں۔ لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے۔ تو انہیں ایسا دعویٰ کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیئے۔

کیا یہ بے شرمی اور ڈھٹائی نہیں کہ اہل پیغام نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں تو ان پر طرح طرح کے ناواجب اور ناروا الزامات عائد کئے۔ اور ان سے رداءِ خلافت کو چھیننے کی سرتوڑ کوششیں کیں۔ جماعت پر پیر پرستی کا الزام لگایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ضدی اور متکبر قرار دیا۔ لیکن اب "عداوتِ محمود" کی وجہ سے ان کے عاشق اور فدائی بن بیٹھے ہیں۔ العجب ثم العجب!

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ولادت:۔ خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ $\frac{9}{56}$ ۱۳ بروز جمعرات صبح سات بجے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشانِ قادیان سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ بچی اور زچہ دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔ خاکسار غلام نبی قمر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغل پورہ لاہور۔

253

فہرست قافلہ قادیان ۱۹۵۶ء

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے طلہ العالی)

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جنہیں قافلہ قادیان ۱۹۵۶ء کے لئے منتخب کیا گیا ہے اس فہرست میں چند استثناؤں کو چھوڑ کر حروفِ تہجی کی ترتیب سے نام درج کئے گئے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کو نام کے تلاش کرنے میں سہولت رہے۔ اس دفعہ زائد از پانچ سو افراد کی درخواستیں آئی تھیں۔ جن میں عورتوں اور بچوں کی بھی کثیر تعداد شامل تھی۔ میں نے اپنے علم کے مطابق ہر درخواست پر علیحدہ علیحدہ غور کر کے اور جملہ جماعتی اور انفرادی مفاد کو سامنے رکھ کر یہ انتخاب کیا ہے۔ امید ہے کہ جو دوست اس انتخاب میں نہیں آسکے وہ مجھے معذور خیال فرمائیں گے اور اپنے طور پر پاسپورٹ حاصل کر کے بعد اجازت قادیان جانے کی کوشش کریں گے۔ اس سال قادیان کے جلسہ کی تاریخیں **۱۲۔ و ۱۳۔ و ۱۴ اکتوبر** ۱۹۵۶ء مقرر ہوئی ہیں اور قافلہ انشاء اللہ گیارہ اکتوبر بروز جمعرات صبح آٹھ بجے لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور سولہ اکتوبر بروز منگل قادیان سے واپس روانہ ہو کر لاہور پہنچے گا۔ قافلہ والوں کو چاہیئے کہ دس اکتوبر بروز بدھ کی شام کو لاہور جودھامل بلڈنگ بالمقابل رتن باغ میں پہنچ جائیں۔

اس دفعہ امیر قافلہ محترمی مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ و امیر صوبائی سرگودھا کو مقرر کیا گیا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے ان کے جانے میں روک پیدا ہو گئی۔ تو کسی اور کو قائمقام مقرر کر دیا جائیگا اس اخباری اعلان کے علاوہ کوشش کی جائے گی کہ انفرادی خطوط کے ذریعہ بھی تمام اہل قافلہ کو اطلاع بھجوادی جائے۔ قافلہ کی شرکت کے اخراجات فی کس پندرہ روپے مقرر ہیں۔ جن میں جملہ اخراجات فیس پاسپورٹ کرایہ قادیان و واپسی و خرچ خوراک لاہور و دیگر انتظامی اخراجات شامل ہیں۔ البتہ جن دوستوں کے پاس پہلے سے پاسپورٹ موجود ہیں ان سے صرف بارہ روپے وصول کئے جائیں گے۔ اللہ تعالے سب بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے دفتر ہذا کو حق ہوگا کہ قافلہ کے روانہ ہونے سے قبل اس فہرست میں کوئی تبدیلی کرے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۱۷/۹/۵۶

۱۔ بابو اللہ بخش صاحب ولد میاں غلام رسول صاحب راولپنڈی
۲۔ احمد دین صاحب ولد ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ سٹور کیپر کھیوڑہ ضلع جہلم
۳۔ اللہ رکھی صاحبہ بیوہ مولوی محمد عارف صاحب سرگودھا
۴۔ ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب ولد حافظ نذیر حسین صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری
۵۔ احمد دین صاحب ولد رحیم بخش صاحب بھاگووال ضلع سیالکوٹ
۶۔ اللہ دتہ صاحب ولد میاں نظام دین صاحب جراح خانیوال ضلع ملتان
۷۔ اللہ بخش صاحب ولد چوہدری خزانہ صاحب دوکاندار برتن فروش سیالکوٹ
۸۔ احمد علی صاحب ولد جان محمد صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ
۹۔ حاجی اللہ دتہ صاحب ولد حاجی احمد دین صاحب لالہ موسیٰ گجرات
۱۰۔ ابراہیم صاحب ولد حاجی جان محمد صاحب مرحوم تنگل شاہو ضلع سیالکوٹ
۱۱۔ شیخ اقبال دین صاحب ولد شیخ چراغ دین صاحب جنرل مرچنٹ بہاول نگر
۱۲۔ پیر انوارالدین صاحب ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم مری روڈ راولپنڈی
۱۳۔ اشرف علی صاحب ولد چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم مرالی والا گوجرانوالہ
۱۴۔ بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ مولوی تاج دین صاحب لائلپوری ربوہ (معہ شوہر خود مندرجہ نمبر ۲۱)
۱۵۔ بشیر احمد صاحب مرادپوری ولد محمد علی صاحب چک نمبر ۹۷ گ ب لائل پور
۱۶۔ برکت اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ
۱۷۔ چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی ولد عبدالرحیم خانصاحب سیکرٹری بھیرہ بس سرگودھا۔
۱۸۔ ملک بشارت احمد صاحب ولد ملک مولا بخش صاحب مرحوم دفتر آبادی ربوہ
۱۹۔ حاجی بلند بخش صاحب ولد ودھاوا صاحب ڈاڈکے ضلع سیالکوٹ
۲۰۔ بشیر احمد صاحب قادیانی ولد امام دین صاحب احمد نگر نزد ربوہ
۲۱۔ مولوی تاج دین صاحب لائلپوری ولد علی گوہر صاحب ربوہ (معہ اہلیہ خود مندرجہ نمبر ۱۴)
۲۲۔ جمال یوسف صاحب ولد سیٹھ محمد سعید یوسف صاحب ربوہ
۲۳۔ جمال دین صاحب ولد غلام محمد صاحب چک سکندر گجرات
۲۴۔ جان محمد صاحب ولد چوہدری رحمان صاحب ڈیرکے ضلع سیالکوٹ
۲۵۔ چراغ بی بی صاحبہ والدہ مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین ربوہ
۲۶۔ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر شیر عالم صاحب گولیکی ضلع گجرات
۲۷۔ حمیدہ صابرہ صاحبہ بنت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم ربوہ
۲۸۔ سید حسین شاہ صاحب ولد سید فضل شاہ صاحب گھیانہ جھنگ
۲۹۔ خیرالدین صاحب ولد ملک بڈھا صاحب راہ والی ضلع گوجرانوالہ
۳۰۔ حیات بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ
۳۱۔ حاجی خدا بخش صاحب ولد چوہدری جیون صاحب میانوالی ضلع سیالکوٹ
۳۲۔ حمید احمد صاحب ولد علم دین صاحب دوکاندار احمد نگر نزد ربوہ
۳۳۔ خضر حیات صاحب نمبردار ولد امیر صاحب چک منگلہ ضلع سرگودھا
۳۴۔ مستری روشن دین صاحب ولد مستری محمد دین صاحب دیا گڑھی ربوہ
۳۵۔ رضا محمود پسر ملک محمد رفیق صاحب ربوہ (معہ والدہ خود مندرجہ نمبر ۶۰)
۳۶۔ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مستری چراغ الدین صاحب احمد نگر نزد ربوہ
۳۷۔ سردار رحمت اللہ صاحب ولد ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر ربوہ
۳۸۔ رحیم بخش صاحب ولد چوہدری مولا داد صاحب چک چہور نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۳۹۔ زینب بی بی صاحبہ زوجہ شیخ مراد بخش صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائل پور
۴۰۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ولد شیخ جھنڈا صاحب مرحوم لائل پور
۴۱۔ دوست محمد صاحب ولد رائے اللہ یار صاحب ٹھٹھہ جویا ضلع سرگودھا
۴۲۔ زینب بی بی صاحبہ زوجہ پیر محمد صاحب ٹانگے اونچے ضلع گوجرانوالہ
۴۳۔ رشید احمد صاحب ولد خدا بخش صاحب کوٹ مومن سرگودھا۔
۴۴۔ رحمت اللہ صاحب ولد حاجی فضل محمد صاحب درویش چک نمبر ۶۷ ج ب لائل پور
۴۵۔ مسماۃ روڑی زوجہ علی بخش صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ (معہ ابن خود مندرجہ نمبر ۱۳۱)
۴۶۔ رحیم داد صاحب ولد محمد خان صاحب ربوہ
۴۷۔ رشید الدین صاحب ولد عزیز الدین صاحب کرونڈی ریاست خیرپور میرس
۴۸۔ سمیع اللہ صاحب ریاض ولد سراج دین صاحب درویش دارالصدر ربوہ
۴۹۔ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد ظہور خان صاحب احمد نگر نزد ربوہ (معہ ابن خود مندرجہ نمبر ۶۸)
۵۰۔ سردار بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام ربوہ
۵۱۔ سید سردار حسین شاہ صاحب ولد سید عارف حسین شاہ صاحب ربوہ
۵۲۔ سردار احمد صاحب نانبائی ولد علم دین صاحب دارالرحمت ربوہ
۵۳۔ شیخاں بیگم صاحبہ زوجہ محمد بشیر صاحب صراف سیالکوٹ (معہ شوہر خود مندرجہ نمبر ۱۶۸)
۵۴۔ ملک شادی خاں صاحب ولد امیر بخش صاحب مرحوم سیالکوٹ شہر
۵۵۔ سلطان علی خانصاحب ولد نعمت علی خاں صاحب چاہ کھاگووالہ ملتان شہر
۵۶۔ سلطان احمد صاحب ولد چوہدری نور علی صاحب مرحوم انسپکٹر بیت المال ربوہ
۵۷۔ شریف احمد صاحب ولد میاں محمد مراد صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۵۸۔ سردار احمد صاحب ولد چوہدری غلام علی صاحب مرحوم چک نمبر ۵۰۳ ج ب لائل پور
۵۹۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب ولد میاں فیروز دین صاحب انچارج سول ہسپتال کھاریاں۔
۶۰۔ صادقہ خانم صاحبہ زوجہ ملک محمد رفیق صاحب دارالصدر ربوہ (معہ بچہ خود مندرجہ نمبر ۳۵)
۶۱۔ صدیق احمد صاحب پسر علی محی الدین صاحب جنڈانوالہ نمبر ۱۹۵ لائل پور
۶۲۔ صالحہ ورد بیگم صاحبہ بنت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم لاہور
۶۳۔ گیانی عباد اللہ صاحب منیجر روزنامہ الفضل ربوہ
۶۴۔ چوہدری عبدالحق صاحب ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب نواں کوٹ نمبر ۲۹ شیخوپورہ
۶۵۔ حافظ عبدالسلام صاحب ولد میاں حیات علی صاحب مرحوم وکیل الاعلیٰ ربوہ
۶۶۔ عبدالرشید صاحب انبالوی ولد بابو عبدالغنی صاحب مرحوم دارالرحمت ربوہ
۶۷۔ مستری عبدالمجید صاحب ولد مستری عبدالغفور صاحب درویش محلہ الف ربوہ
۶۸۔ عبدالمجید خان صاحب ولد محمد ظہور خان صاحب احمد نگر نزد ربوہ (معہ والدہ خود مندرجہ نمبر ۴۹)
۶۹۔ عبدالمنان صاحب ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی دارالصدر غربی ربوہ
۷۰۔ عبدالمجید خانصاحب آف ویرووال حال محلہ دارالنصر ربوہ
۷۱۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد نبی بخش صاحب چک نمبر ۳۵ سرگودھا
۷۲۔ عنایت اللہ صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب فاروق کنڈی ورکس نظام آباد گوجرانوالہ
۷۳۔ چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی ولد عبدالعزیز خانصاحب محلہ دارالودکی سیالکوٹ
۷۴۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ولد مولا بخش صاحب مرحوم چک نمبر ۹۷ گ ب لائل پور
۷۵۔ مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی ولد چوہدری عبدالکریم صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
۷۶۔ عبدالرحمٰن صاحب زرگر ولد حاجی میاں محمد یوسف صاحب مرحوم پنڈی بھٹیاں ضلع شیخوپورہ
۷۷۔ مرزا عبدالحق صاحب ولد میاں قادر بخش صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سرگودھا امیر قافلہ
۷۸۔ حکیم عبدالعزیز صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب چک چھور ضلع گوجرانوالہ

۷۹ - عبدالرحمٰن صاحب ولد خواجہ عبدالصمد صاحب پنساری گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی

۸۰ - عبدالخالق صاحب ولد عبدالماجد صاحب چک $\frac{168}{1\text{-}A}$ شمالی ضلع سرگودھا۔

۸۱ - عبدالرحیم صاحب ولد حکیم محمدالدین صاحب کچہری بازار اوکاڑہ۔

۸۲ - عبداللطیف خانصاحب ولد چوہدری جلال خان صاحب محلہ کشمیری سیالکوٹ۔

۸۳ - ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک ولد محمد بخش صاحب مرحوم سول لائن گوجرانوالہ۔

۸۴ - عبدالرحمٰن صاحب ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

۸۵ - عبدالمالک صاحب ولد حافظ احمد دین صاحب مرحوم چک سکندر گجرات۔

۸۶ - صوفی عبدالغفور صاحب ولد بابو غلام محمد صاحب مرحوم داؤد خاص ضلع سیالکوٹ۔

۸۷ - عبدالحق صاحب ولد محمد جمال صاحب ساکن ننگر گڈھی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

۸۸ - عبدالغنی صاحب زرگر ولد اللہ رکھا صاحب پیر محل۔ ضلع لائلپور۔

۸۹ - شیخ عبدالواحد صاحب ولد منشی نقوشاہ صاحب دھرم پورہ لاہور۔

۹۰ - مولوی عزیزالرحمٰن صاحب ولد غلام محمد صاحب چک منگلہ ضلع سرگودھا۔

۹۱ - عبدالرحمٰن صاحب۔ ولد محمد مقیم صاحب باندھی نواب شاہ سابق سندھ۔

۹۲ - علی احمد صاحب ولد چوہدری علی محمد صاحب مرحوم چک $\frac{297}{\text{ج ب}}$ لائلپور۔

۹۳ - نور احمد صاحب ولد نبی بخش صاحب دفتری خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

۹۴ - مستری عبدالرحمٰن صاحب ولد علیم اللہ صاحب مرحوم حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔

۹۵ - علی احمد صاحب ولد رحیم بخش صاحب ٹھیکیدار لکڑی ربوہ۔

۹۶ - قاضی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم۔

۹۷ - عبدالقادر خانصاحب ولد عبدالعزیز خانصاحب ڈی۔ سی۔ آفس بہاولنگر۔

۹۸ - عبدالعلی صاحب ولد غلام نبی صاحب دھرم پورہ لاہور۔

۹۹ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب بشیر امیر جماعتہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

۱۰۰ - حافظ عنایت اللہ صاحب شبنم ولد اللہ رحم صاحب پیرس روڈ سیالکوٹ۔

۱۰۱ - قریشی عبدالقادر صاحب ولد غلام قادر صاحب ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ۔

۱۰۲ - عبدالغنی صاحب ولد چوہدری لال دین صاحب پٹواری مال ڈگری گھمناں سیالکوٹ۔

۱۰۳ - چوہدری عنایت اللہ صاحب ولد چوہدری کانا اللہ صاحب بہلولپور سیالکوٹ۔

۱۰۴ - عطا محمد صاحب ولد منشی اللہ دتہ صاحب جاکے چیمہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۵ - بابو غلام حسین صاحب اوورسیر مینیجر نصرت سروس کمپنی ربوہ۔

۱۰۶ - غلام رسول صاحب ولد عبدالرزاق صاحب ٹھیکیدار ربوہ۔

۱۰۷ - غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ احمد دین صاحب مرحوم سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۸ - مولوی غلام باری صاحب سیف ولد حکیم چراغدین صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ۔

۱۰۹ - غلام احمد صاحب ولد کرم بخش صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔

۱۱۰ - غلام محمد صاحب ٹیچر ولد محمد بوٹا صاحب مرحوم محلہ میراناں شاہدرہ۔

۱۱۱ - غلام رسول صاحب ولد شیر محمد صاحب مرحوم چک $\frac{146}{E.B}$ نور ایگریکلچر فارم ملتان۔

۱۱۲ - چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ وامیر جماعت احمدیہ پاکپٹن منٹگمری۔

۱۱۳ - مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ سکھر۔

۱۱۴ - غلام محمد صاحب ولد چوہدری نبی بخش صاحب علی پور چک ۶۷۔ ضلع لاہور۔

۱۱۵ - چوہدری غلام محمد صاحب ولد چوہدری ولایت خانصاحب پوہلا مہاراں سیالکوٹ۔

۱۱۶ - غلام احمد صاحب ولد اللہ دتہ صاحب کلاتھ مرچنٹ بدوملہی سیالکوٹ۔

۱۱۷ - سیدہ فاطمہ بانو صاحبہ زوجہ محمد یحیٰی خانصاحب مرحوم دارالصدر ربوہ۔

۱۱۸ - میاں فضل الٰہی صاحب ولد عبدالعزیز صاحب خانیوال ملتان۔

۱۱۹ - کرم بی بی صاحبہ والدہ مولوی محمد حفیظ صاحب درویش بقاپوری ربوہ۔

۱۲۰ - فضل حسین صاحب ولد اللہ وسایا صاحب ریلوے کوارٹرز قصور۔

۱۲۱ - قائم الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب چھیدو کوٹلی ضلع سیالکوٹ۔

۱۲۲ - سید فیاض حیدر صاحب ولد سید نذیر حیدر صاحب سیالکوٹ شہر۔

۱۲۳ - فیروز دین صاحب ولد فقیر محمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید وکیل المال ربوہ۔

۱۲۴ - فضل الدین صاحب ولد عمرالدین صاحب منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ۔

۱۲۵ - فتح محمد صاحب ولد عمرالدین صاحب مرحوم رام گڑھ لاہور۔

۱۲۶ - فضل کریم صاحب ولد چوہدری عمرالدین صاحب ٹیلر مسجد احمدیہ لائلپور۔

۱۲۷ - قمرالدین صاحب ولد جیون خان صاحب گوٹھ قمرالدین مورو سندھ۔

۱۲۸ - شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ ولد میاں محمد امین صاحب سرگودھا۔

۱۲۹ - لطیف احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب درویش دارالرحمت غربی ربوہ

۱۳۰ - مسماۃ لال بی بی صاحبہ والدہ بشیر احمد خانصاحب افغان درویش ربوہ۔

۱۳۱ - لال دین صاحب ولد علی بخش صاحب مرحوم بدوملہی سیالکوٹ (معہ والدہ خود مندرجہ ۴۵)

۱۳۲ - سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی طارق منزل دارالصدر ربوہ۔

۱۳۳ - مستری محمد اسمٰعیل صاحب ولد مستری نواب دین صاحب دارالصدر ربوہ۔

۱۳۴ - شیخ محمد عمر وہرہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب وہرہ کراچی حال ربوہ۔

۱۳۵ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں شاہ دین صاحب الہ موسٰی گجرات۔

۱۳۶ - محمد سلیم صاحب ولد ملک محمد ابراہیم صاحب لالہ موسٰی گجرات۔

۱۳۷ - محمد عیسٰے ظفر صاحب۔ ولد چوہدری محمد یوسف صاحب احمدنگر نزد ربوہ

۱۳۸ - مودود احمد صاحب ولد نواب زادہ مسعود احمد خانصاحب دارالصدر ربوہ۔

۱۳۹ - نذیر بیگم صاحبہ بنت فضل الدین صاحب مرحوم ربوہ۔

۱۴۰ - مستری ناظر دین صاحب ولد جھنڈا صاحب مرحوم احمدنگر نزد ربوہ

۱۴۱ - نواب دین صاحب ولد عبداللہ صاحب ٹرنک ساز چنیوٹ۔

۱۴۲ - نذیر احمد صاحب ولد حبیب اللہ صاحب بزاز لاہور۔

۱۴۳ - نصیر احمد بشیر صاحب۔ ولد چوہدری بشیر احمد صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

۱۴۴ - چوہدری عبدالقادر صاحب ولد چوہدری نکھن صاحب مرحوم ماہنی شمال ضلع ملتان۔

۱۴۵ - نثار احمد صاحب ولد قریشی فقیر محمد صاحب مرحوم کوٹھی موراں والی ڈسکہ۔

۱۴۶ - نورالحق صاحب بٹ ولد خواجہ عبدالحق صاحب دوکاندار گوجرہ۔ لائلپور۔

۱۴۷ - محمد ابراہیم صاحب ناصر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۱۴۸ - صوفی محمد ابراہیم صاحب ولد بابو عطاء اللہ صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ۔

۱۴۹ - محمد عبداللہ صاحب ولد عمرالدین صاحب مرحوم حجام ربوہ۔

۱۵۰ - سید مسعود احمد صاحب ولد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم ربوہ۔

۱۵۱ - محمد ابراہیم صاحب شاد ولد اللہ دتہ صاحب ٹیچر چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔

۱۵۲ - مرزا محمد صادق صاحب ولد مرزا حسین بیگ صاحب گوجرہ حال ربوہ۔

۱۵۳ - قریشی محمد صادق صاحب ولد امام دین صاحب دارالرحمت ربوہ۔

۱۵۴ - شیخ محمد عبداللہ صاحب ولد ڈاکٹر شیخ محمد یوسف صاحب ہاگورا ورکس وزیرآباد۔

۱۵۵ - محمد ابراہیم صاحب ولد سجگو خان المعروف علم دین صاحب وزیرآباد۔

۱۵۶ - محمد احمد صاحب حامی ایم۔ ایس۔ سی مینیجر سٹار فروٹ پراڈکٹس ربوہ۔

۱۵۷ - محمد اسحٰق خلیل صاحب ولد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ۔

۱۵۸ - محمد یامین صاحب ولد ابوالحسن صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ۔

۱۵۹ - چوہدری محمد شفیع صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب کلرک ڈی۔ سی آفس گوجرانوالہ۔

۱۶۰ - محمد عبداللہ صاحب ولد خیرالدین صاحب مسجد احمدیہ گوجرانوالہ۔

۱۶۱ - مبارک احمد صاحب ولد شیخ عنایت اللہ صاحب دوکاندار محلہ اسلام آباد سیالکوٹ۔

۱۶۲ - محمد علی صاحب طاہر ولد حکیم مہر دین صاحب ملازم محکمہ بجلی لائلپور۔

۱۶۳ - محمد نصیر صاحب باجوہ ولد حیات محمد صاحب مرحوم انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

۱۶۴ - محمد اسلم صاحب ولد فیض احمد صاحب قصاب پوتا بابا صدرالدین صاحب درویش گول بازار ربوہ

۱۶۵ - منیرالدین صاحب ولد میاں قمرالدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ حال ربوہ۔

۱۶۶ - شیخ محمد الدین صاحب ولد شیخ قطب دین صاحب سابق مختار عام ربوہ۔

۱۶۷ - محمد عطاء ربی صاحب ولد فضل احمد صاحب گول کچہری بازار لائلپور۔

۱۶۸ - محمد بشیر صاحب ولد میاں اللہ دتا صاحب صراف سیالکوٹ (معہ اہلیہ خود مندرجہ ۵۳)

۱۶۹ - قریشی محمد سعید صاحب ولد قریشی محمد حنیف صاحب واقف زندگی ربوہ۔

۱۷۰ - محمد عمر صاحب سندھی شاہد بی۔ اے آنرز ربوہ۔

۱۷۱ - محمد عبداللہ صاحب ولد صالح محمد صاحب۔ چک منگلہ ضلع سرگودھا۔

۱۷۲ - محمد صادق صاحب ولد چوہدری نور محمد صاحب چک $\frac{55}{2\text{-}L}$ اوکاڑہ۔

۱۷۳ - ڈاکٹر محمد حفیظ خاں صاحب ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خانصاحب مغلپورہ لاہور۔

۱۷۴ - محمود احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۷۵ - منشی محکم الدین صاحب ولد ریام خاں صاحب باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ۔

۱۷۶ - محمد حسین صاحب ولد میراں بخش صاحب مرحوم صراف ڈسکہ سیالکوٹ۔

۱۷۷ - ملک محمد شفیع صاحب ولد ملک خدا بخش صاحب مرحوم ریل بازار لائلپور۔

۱۷۸ - محمد عیسٰے صاحب ولد ماہی صاحب مرحوم راجہ جنگ لاہور۔

۱۷۹ - محمد صدیق صاحب ولد حبیب اللہ صاحب زرگر پیر محل ضلع لائلپور۔

۱۸۰ - منظور احمد صاحب ولد احمدالدین صاحب دوانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ (باقی صفحہ ۸ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی ربوہ)

نمبر ۱۴۴۲۳:- میں مسماۃ امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری نصر اللہ خانصاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت و زمینداره عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۸ ج ب ڈاکخانہ ٹھیکری والا ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ کا ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے ابھی تک ادا نہیں ہوا۔ کڑے سنہری وزنی چار تولہ۔ کلپ سونے کے ایک تولہ کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ۔ دو انگوٹھیاں سونے کی ½ تولہ۔ پٹڑیاں چاندی کی ۲۰ تولہ کل زیور سونے کا ½ ۶ تولہ۔ کل قیمت زیور سونے کی ۶۵۰/- روپے۔ زیور چاندی کی قیمت ۳۰/- روپے کل زیور سونا و چاندی ۶۸۰/- روپے۔ میں ان مندرجہ بالا جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ امۃ الحمید بیگم بقلم خود

گواہ شد۔ عبد اللطیف خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چاہ کھاکو والا تحصیل کوٹ ملتان بقلم خود۔

گواہ شد۔ سلطان علی خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موضع نیل کوٹ ملتان شہر بقلم خود۔ وصیت نمبر ۱۳۳۲۴

نمبر ۱۴۴۲۷:- میں مسمی غلام قاسم ولد حسام الدین قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۱۶۶ مراد۔ ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۸-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری اس وقت آمد ماہوار بذریعہ ملازمت مبلغ ۹۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد غلام قاسم

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ

گواہ شد لعب دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد

نمبر ۱۴۴۲۹:- میں سید نذیر احمد مہاجر ولد سید حسن گوہر قوم سید پیشہ دوکانداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن اوچ شریف ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۶-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری آمد اس وقت بذریعہ تجارت ماہوار تقریباً ۶۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نذیر احمد بقلم خود۔

گواہ شد۔ مولا بخش بقلم خود سکنہ اوچ شریف

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۱۴۴۳۵:- میں احمد خان ولد سوہنے خان قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن کاٹھ گڑھ۔ ڈاکخانہ کاٹھ گڑھ۔ ضلع ہوشیارپور حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد پانچ گھماؤں زمین شورکوٹ میں ہے۔ اس زمین کی آمد کا ¼ حصہ بٹائی قریباً دس من گیہوں سالانہ میرے حصے میں آتا ہے۔ اور بوجہ بڑھاپے و بیماری کے یہاں ربوہ میں بیکار ہوں۔ اس لئے وصیت کرتا ہوں کہ اپنی سالانہ آمد کا ⅒ حصہ اپنی زندگی تک ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد احمد خان حلقہ دار الصدر ربوہ

گواہ شد محمد اسمٰعیل عفی عنہ ا ڈیٹر تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد:۔ سید زمان شاہ صدر حلقہ دار الصدر ربوہ بقلم خود

نمبر ۱۴۴۳۶:- میں امۃ الحی بنت محمد صدیق مہاجر قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن مقیم میانی ڈاکخانہ میانی۔ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

انگوٹھی طلائی قیمتی	۴۰/-/- روپے
بصورت نقدی	۳۶۰/-/-

میں اس چار صد روپے کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے سوا اگر زندگی میں میری کوئی اور جائیداد ہوگی تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میں ابھی غیر شادی شدہ ہوں اور اپنے والدین کے پاس رہتی ہوں۔ شرط اول کا چندہ مبلغ پانچ روپے اور چار روپے آٹھ آنہ برائے اعلان وصیت کل نو روپے آٹھ آنے میں نے آج نقد ادا کر دیئے ہیں۔ میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی میری اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔

الامۃ:۔ امۃ الحی

گواہ شد:۔ محمد صدیق والد موصیہ

گواہ شد:۔ کمال الدین سیکرٹری اصلاح و ارشاد

نمبر ۱۴۴۳۷:- میں زرینہ بیگم زوجہ حکیم محمد افضل صاحب فاروقی قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اوچ شریف ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶-۶-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/-/- کنٹھا طلائی وزنی چار تولہ مبلغ ۴۰۰/- روپے کانٹا طلائی وزنی ½۱ تولہ ۱۵۰/-/- روپے پازیب نقرہ وزنی چالیس تولہ مبلغ ۴۰/- روپے باقی متفرق اشیاء جن کی قیمت دس روپے کل میزان ۱۶۰۰/-/- روپے میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ زرینہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ حکیم محمد افضل خاوند موصیہ

اعلان

"دوست لاہور سے ربوہ آتے ہوئے ٹھاس منڈی بیرون شاہ عالمی دروازہ سے بس میں سوار ہوا کریں۔ اسی طرح سرگودھا سے ربوہ آتے ہوئے پنجاب ٹرانسپورٹ بس سروس کے اڈے کے پاس سے سوار ہوا کریں" ناظم ٹی۔ بی۔ کو ربوہ

کھام گنج میں فرقہ وارانہ فسادات تین اشخاص ہلاک اور پندرہ مجروح

بھارت کے حالیہ فسادات میں اب تک اکیس (۲۱) اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں

نئی دہلی ۲۰ ستمبر ناگپور سے دو سو میل دور کھام گنج کے فرقہ وارانہ فسادات میں پانچ اشخاص ہلاک اور پندرہ مجروح ہوئے ہیں۔ یہاں آتش زنی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ صورت حال پر قابو پانے کے لئے قصبہ میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ بھارتی اخبارات نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق یہ خبریں شائع کی ہیں کہ کھام گنج میں مسلمانوں نے ہندوؤں کے جلوس پر پتھر پھینکے تھے۔

جب سے بھارت میں مسلم آزار کتاب "مذہبی رہنما" کی اشاعت کے سلسلہ میں ہنگامے شروع ہوئے ہیں۔ اکیس مسلمان ہلاک اور آٹھ سو گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ یہ فرقہ وارانہ فسادات بھارت کے سترہ شہروں میں ہوئے۔ جن میں کلکتہ۔ بمبئی۔ نئی دہلی اور پٹنہ شامل ہیں اب تک ۲۱ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

روسی وزیر اعظم کی تجویز

لندن ۲۰ ستمبر۔ کل روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن نے اعلان کیا کہ میری حکومت مسئلہ سوئز پر بحث کے لئے مصر، ہندوستان، فرانس، برطانیہ امریکہ اور سوویٹ یونین کے سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز کا خیر مقدم کرتی ہے اور میں اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تیار ہوں یہ کانفرنس جنیوا میں ہونی چاہیئے۔ اس کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا اسے اقوام متحدہ میں توثیق کے لئے پیش کرنے کی تجویز پر بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ مصر نے ۱۸۸۸ء کے معاہدے پر نظر ثانی کے لئے جس کانفرنس کی تجویز پیش کی ہے وہ (۲) وہ مسئلہ سوئز کے پُر امن حل کی ضامن ہو گی۔

دریں اثنا امریکی محکمہ خارجہ نے مارشل بلگانن کی تجویز کا خیر مقدم نہیں کیا۔ ادھر کرنل ناصر نے اعلان کیا ہے کہ تنازعہ سوئز کا قابل عمل حل معلوم کرنا اب ممکن ہے۔

فہرست قافلہ قادیان ۱۹۵۶ء (بقیہ صفحہ ۶)

۱۸۱ - محمد فیروز صاحب ولد نور محمد صاحب درزی ماڈل ٹاؤن نچے گوجرانوالہ

۱۸۲ - شیخ محمد شریف صاحب ولد نبی بخش صاحب نمک ڈیلر بدوملہی سیالکوٹ -

۱۸۳ - عبد الحلیم صاحب ولد چوہدری مراد علی صاحب انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم

۱۸۴ - محمد عبد اللہ صاحب ولد محمد قاسم صاحب محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ -

۱۸۵ - محمد رشید صاحب ولد محمد صاحب مرحوم چک ۳۶۶/۱۰R ضلع ملتان

۱۸۶ - محمد رفیق صاحب ولد میاں کرم الٰہی صاحب پریذیڈنٹ دھرم پورہ لاہور -

۱۸۷ - منور احمد صاحب ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویش دھرم پورہ لاہور

۱۸۸ - امیر عبد الرحمٰن صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب ڈیرہ غازی خاں -

۱۸۹ - محمد حسین صاحب ولد امام دین صاحب محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر

۱۹۰ - ملک محمد عاشق صاحب ولد ملک محمد شریف صاحب بھینی شرقپور - شیخوپورہ -

۱۹۱ - محمد یعقوب صاحب ولد ابراہیم صاحب اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر -

۱۹۲ - مولوی محمد احمد صاحب جلیل ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ربوہ -

۱۹۳ - شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ ولد میاں محمد امین صاحب منیجر یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا -

۱۹۴ - میاں نواب دین صاحب ولد فوجدار خان صاحب کچا گول بازار ربوہ -

۱۹۵ - مستری نور محمد صاحب ولد گلاب دین صاحب مرحوم مغلپورہ لاہور -

۱۹۶ - نذیر احمد صاحب ولد محمد عالم صاحب مرحوم منڈی بہاؤالدین گجرات -

۱۹۷ - دین محمد صاحب ولد امیر بخش صاحب عینوالی ضلع سیالکوٹ -

۱۹۸ - زینب بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم زراعتی کالج لائلپور -

۱۹۹ - مرزا واحد حسین صاحب ولد مرزا حسین بیگ صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ -

۲۰۰ - بابو محمد بخش صاحب ولد چوہدری فضل دین صاحب مرحوم دارالنصر ربوہ

زائد

۱ - مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ -

۲ - عطاء الکریم صاحب شاہد پسر مولانا ابو العطاء صاحب ربوہ -

۳ - سردار بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ لاہور -

۴ - چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ -

۵ - صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ -

مشرقی پاکستان میں سیفٹی ایکٹ کی تنسیخ

ڈھاکہ ۲۰ ستمبر مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمٰن نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صوبائی حکومت نے مشرقی بنگال پبلک سیفٹی ایکٹ ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا اس ایکٹ کی تنسیخ کے لئے ایک بل کل پرسوں پیش کر دیا جائے گا۔

آپ نے یہ انکشاف بھی کیا ہے حکومت نے صوبہ کے تمام میڈیکل سکولوں کو میڈیکل کالج بنا دینے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

استعماری طاقتوں کے بائیکاٹ کا فتویٰ

قاہرہ ۲۰ ستمبر۔ قاہرہ یونیورسٹی کے علماء کی مجلس نے مغربی استعمار پرست ممالک کے اقتصادی سیاسی اور ثقافتی بائیکاٹ کا فتویٰ دے دیا ہے۔ ان علماء نے اپنی قرارداد میں مغربی ممالک کے اقتصادی اور فوجی دباؤ کی سخت مذمت کی ہے اور عام جہاد کے اعلان کا مطالبہ کیا ہے۔

بھارت سے دو ہزار ٹن چاول آئیگا

کراچی ۲۰ ستمبر بھارت نے پاکستان کو دو ہزار ٹن چاول قرضہ کے طور پر دینا منظور کر لیا ہے۔

"ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی - لاہور"

سروس نمبر	I	II	III	IV
روانگی لاہور	۳—۱۵	۸—۴۵	۱۱—۴۵	۴—۳۰
آمد ربوہ	۷—۰	۱۲—۳۰	۳—۳۰	۸—۱۵
روانگی سرگودھا	۳—۱۵	۶—۱۵	۱۱—۱۵	۴—۱۵
آمد ربوہ	۴—۲۵	۷—۲۵	۱۲—۲۵	۵—۲۵
اڈہ لاہور	بیرون شاہ عالمی دروازہ نزد تانگہ سٹینڈ بالمقابل گھاس منڈی			
اڈہ سرگودھا	بالمقابل پٹرول پمپ۔ نزد۔ پنجاب ٹرانسپورٹ سروس			
اڈہ ربوہ	ملحقہ چنگی ربوہ			

اعلان رشتہ

ایک لڑکی بعمر ۲۲ سال قوم قریشی جس نے B.S.C کا امتحان دیا ہے کے لئے رشتہ درکار ہے قومیت کا لحاظ نہیں۔ لڑکی امور خانہ داری سلائی کشیدہ کاری اور سینے کے کام سے بخوبی واقف ہے لڑکا اگر کم تعلیم یافتہ ہو تو غور ہوگا۔

م۔ر۔ز۔ ا معرفت ناظر امور عامہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵